بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۹ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ـ ۸ احسان ۱۳۴۷ ہش ـ ۸ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۲۷

۹۵

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۸ احسان ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ــ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت تا حال ضعف اور ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے ـ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ احسان ۱۳۴۷ھش سے چند دنوں کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں ـ اس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی ـ ڈاک کا پتہ ربوہ ہی ہوگا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے

خطبہ حجۃ الوداع کا ایک اقتباس

خَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَہُ الَّتِیْ بَیَّنَ فِیْھَا مَا بَیَّنَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ـ ـ (ابن ہشام)

ترجمہ:- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا جس میں دین اسلام کے جہات کو بیان فرمایا اس کو اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا سے شروع کرنے کے بعد فرمایا۔

اَیُّھَا النَّاسُ! اسْمَعُوْا قَوْلِیْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ (مسلم و ابوداؤد)

ـــــ لوگو! میری بات سنو، کیوں کہ میں نہیں جانتا، شاید کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت نہ آئے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ فَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا لِاَبْیَضَ عَلٰی اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَا تَجِیْئُوْا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَھَا عَلٰی رِقَابِکُمْ وَ یَجِیْئُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا

ـــــ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے بہت سے خاندان اور قبیلے اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے ایک دوسرے کا تعارف ہو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم سب میں عزت دار وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ شعار اور پرہیزگار ہو، اس لئے کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اسی طرح کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے۔ اے قبیلۂ قریش! ایسا نہ ہو کہ قیامت میں تم دنیا کا بوجھ سمیٹ کر اپنی گردنوں پر لادے ہوئے آؤ اور دوسرے لوگ آخرت کا سامان لائیں۔ اگر ایسا کیا تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔

اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اِلٰۤی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَکَحُرْمَۃِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔

(صحیح بخاری، مسلم و ابوداؤد)

ـــــ اے لوگو! تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک ایسے ہی قابلِ احترام ہیں جیسے کہ اس دن (یوم عرفہ) اور اس مہینے (ماہ ذی الحجہ) کا احترام اس شہر میں۔

وَاِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَقَدْ بَلَّغْتُ۔ فَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا۔ (مسند احمد الامام لغو انبار)

ـــــ اور یقیناً تم سب عنقریب اپنے رب سے ملو گے تو تمہارا رب تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کرے گا اور میں نے یہ بات تمہیں پہنچا دی ہے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ امانت والے کو پہنچا دے۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہمارا سالانہ جلسہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں رکھتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن مقاصد کے لئے یہ جلسہ مقرر فرمایا انہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے

پوری توجہ پوری تدبیر اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ صلح ۱۳۴۷ش ۵ جنوری ۱۹۶۸ء

مرتبہ:- مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارا سالانہ جلسہ

ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں لئے آگیا ہے۔ یہ اجتماع جماعت پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے

پہلی تو یہ کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اس اجتماع میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ عملِ صالح کے لئے یہ ضروری ہے کہ نیت بھی خالص ہو اور اس میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ اگر بدنیتی سے اور فساد کی غرض سے ایسا کام کیا جائے جو بظاہر دنیا کی نگاہ میں عمل صالح ہو تو وہ عمل اللہ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں ہوتا۔ پس اس جلسہ میں شرکت کے لئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہماری نیتیں پاک ہوں اور ان میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو۔

کس نیت کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے؟

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے (جلسہ کی تاریخ پر) اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالے ان کو اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء صفحہ ۹ وب بحوالہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

اسی طرح آپ نے فرمایا:-

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے، ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ...... اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کی راہ میں ادنے ادنے ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالے مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالے نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۰)

یہ دو اقتباسات جو اس وقت میں نے آپ دوستوں کو سنائے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یہ جلسہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں جس طرح میلے ہوتے ہیں دوسرے اجتماع ہوتے ہیں۔ اس قسم کا یہ جلسہ نہیں ہے اس لئے جو غرض اس جلسہ کے انعقاد کی ہے اس سے کبھی غافل نہ رہیں اور اس کے حصول کے لئے حتی الوسع انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ پس یہ معمولی جلسہ نہیں ہے۔ یہ تو ایک روحانی اجتماع ہے اور اس روحانی اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو روحانی فضا پیدا ہوتی ہے، ایک تو اس میں کسی قسم کا انتشار پیدا نہیں ہونا چاہیئے اس سے بچتے رہنا چاہیئے اور دوسرے اس روحانی فضا سے جس قدر برکات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۲) دوسری بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ

دوست محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے شرکت کریں

اس چھوٹے سے فقرہ میں بڑی حکمت کی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے اور وہ یہ کہ جلسہ میں شمولیت کی غرض یہ نہ ہو کہ فلاں کی یا فلاں کی باتیں سننی ہیں۔ غرض یہ ہو کہ ہم نے ربانی باتیں سننے کے لئے یہاں جمع ہونا ہے۔

تو جہاں تک افراد اور انسانوں کا تعلق تھا۔ ان کو ہمارے ذہنوں سے اس فقرہ نے محو کر دیا اور صرف یہ بات حاضر رہی کہ ہم نے خدا کے لئے جمع ہونا ہے۔ تاہم خدا کی باتیں اس اجتماع میں سنیں خواہ وہ کسی منہ سے نکلیں اس سے یہ ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ جو دوست جلسہ میں شمولیت کے لئے باہر سے تشریف لائیں۔ یا وہ مقامی دوست جو جلسہ میں کسی کام پر کسی فرض کو ادا نہ کر رہے ہوں وہ

اپنا وقت ضائع نہ کریں

بلکہ تقاریر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ جلسہ گاہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھیں اور نہایت غور کے ساتھ تقاریر کو سنیں تاکہ وہ ربانی باتیں دل اور دماغ میں اتر جائیں جو اس پروگرام کے ماتحت اس جلسہ میں بیان کی جائیں۔ بعض دوست اپنی غفلت یا لاپرواہی کی وجہ سے جلسہ کی تقاریر کے پروگرام میں پوری توجہ سے اور شوق سے شامل نہیں ہوتے بلکہ ایک حصہ ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہیں۔ سارے وقت کے پروگرام میں شامل نہیں رہتے۔ سوائے ضروری حاجت کے جس کے لئے انسان کو بہرحال اٹھنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایک منٹ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں نہ گزاریں۔ مجھے علم ہے کہ بعض دوست پروگرام دیکھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں اپنے دل میں کہ فلاں کی تقریر ہم نے ضرور سننی ہے اور فلاں کی ہم نے ضرور سننی ہے۔ چار پانچ تقاریر کے متعلق وہ فیصلہ کر لیتے ہیں اور باقی تقاریر میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے حالانکہ ان کو بلایا یہ کہہ کر گیا تھا کہ

ربانی باتیں سننے کے لئے

یہاں جمع ہوں۔ لیکن وہ ربانی باتوں کو اہمیت دینے کی بجائے ان ربانی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ جو کسی خاص آدمی کی زبان سے نکلیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اس لئے جمع نہیں کیا۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہوتے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان شرائط کی پابندی کریں جو شرائط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ پر عائد کی ہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو بہت سی

برکات سے محروم

ہو جائیں گے۔

(۳) تیسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ اس اجتماع میں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے بہت سے مواقع ملتے ہیں۔ ان دعاؤں میں شریک ہونے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے اس اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس لئے جو یہاں آتے ہیں اور جو یہاں رہتے ہیں اور خدمت پر اس وقت لگے ہوئے نہیں ہوتے۔ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان

دعاؤں کے مواقع کو ضائع نہ کریں

افتتاحی دعا جلسہ کے ایام میں تو افتتاح کے موقعہ پر ہوتی ہے، پھر جلسہ جب ختم ہوتا ہے اس وقت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض دفعہ ایسے مواقع میسر آجاتے ہیں۔ جب اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ ایک حصہ زائرین کا اور کچھ یہاں رہنے والوں کا بھی صبح تہجد کے وقت اکٹھے نوافل ادا کر کے اجتماعی دعا کا موقعہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ ایسا موقعہ تو نہیں جس کے متعلق میں کہوں کہ سب اس میں شامل ہوں کیونکہ سب کی شمولیت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ یہ مسجد بھی چھوٹی سی ہے۔

بہرحال جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ انہیں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

انفرادی طور پر بھی ہر وقت دعا

کرتے رہنا چاہیئے خاص توجہ اور انہماک کے ساتھ۔ زیادہ تر ان ایام کے سب اوقات دعاؤں سے معمور ہونے چاہئیں۔ کوئی ایسا لمحہ بھی نہیں ہونا چاہیئے ان ایام میں جو دعا سے خالی اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے خالی ہو۔

(۴) چوتھی بات جماعت کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کچھ نہ کچھ تو دنیوی حرج کرنا پڑتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی قسم کا کوئی حرج بھی آپ نہ کریں اور پھر اس میں شامل ہو جائیں۔ باہر سے آنے والے پیسہ خرچ کرتے ہیں اپنی رخصتیں خرچ کرتے ہیں اپنی تجارتوں کو چھوڑ کے اس

جلسہ کی برکات میں حصہ لینے کے لئے

اس میں جمع ہوتے ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں۔ وہ جلسہ کے لئے اپنے چوبیس گھنٹے وقف کرتے ہیں (قریباً سارے) لیکن جو نہیں کرتے انہیں اس خیال سے ترساں رہنا چاہیئے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول نہ لینے والے ہوں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ کچھ نہ کچھ تمہیں حرج تو کرنا پڑے گا کچھ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ کچھ مال خرچ کرنا پڑے گا کچھ عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن خدا کے لئے اور ربانی باتوں کو سننے کے لئے تمہیں

ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے

بڑے مخلص امیر اور بڑے مخلص غریب اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ مجھے خود ذاتی طور پر ایسے دوستوں کا علم ہے جنہیں اللہ تعالےٰ نے دنیوی اموال بھی کثرت سے دیئے ہیں لیکن جلسہ کے ایام میں ان کے سارے خاندان کو ایک غسل خانہ مل جائے جس میں پرالی بچھی ہو تو ان کے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی رہائش کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ ایسی مثالیں ہیں کہ غیر تو ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ خیال کریں گے کہ شاید یونہی باتیں بنا رہے ہیں لیکن جلسہ پر آئیں اور دیکھیں تو ان کو پتہ لگے کہ کس خالص نیت اور کس پاک دل کے ساتھ یہ لوگ اس جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے اگر باہر کی جماعتوں تک میری آواز پہنچ جائے یا جن کو پہلے بھی اس بات کا علم ہو یا یاددہانی کرائی گئی ہو وہ ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کریں اور اپنے لئے برکات کے سامان پیدا کر لیں۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اقتباسات میں پانچویں بات ہمیں یہ بتائی ہے کہ عارضی فائدہ اس جلسہ لانہ کا یہ بھی ہے کہ

باہمی ملاقات کے مواقع

میسّر آتے ہیں۔ چاروں طرف سے (صرف ہمارے ملک کے چاروں اطراف سے ہی نہیں بلکہ دنیا کی چاروں اطراف سے) لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں کہیں سے کم کہیں سے زیادہ۔ تو مواقع میسّر آتے ہیں اس بات کے کہ آپس میں ملیں تبادلۂ خیال کریں محبّت و پیار کا اظہار کریں اور باہم اخوّت و محبّت کے جو جذبات ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں ان میں زیادتی ہو اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے ہم پہلے سے زیادہ وارث بنیں اور اس طرح رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا ہے لیکن صرف کہنے سے بھائی بھائی تو نہیں بنتے۔ جب تک ایسے مواقع میسّر نہ آئیں جب وہ بھائی بھائی کی طرح آپس میں مل رہے ہوں اور بھائی بھائی کی طرح اپنے نفسوں کی چھوٹی چھوٹی عادتوں کو قربان کر کے دوسروں کے آرام کا اور سکون کا اور راحت کا انتظام کر رہے ہوں۔ تو یہ ایک عارضی فائدہ بھی ہے جو اس جلسہ سے اٹھایا جانا چاہیئے۔

(۶) چھٹی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جو دوست اس عرصہ میں اس دارِ فانی سے گزر چکے ہوں ان کے لئے دعائے مغفرت اور خصوصاً موصی صاحبان کے لئے

دعائے مغفرت کا موقع

ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کثرت سے دوست بہشتی مقبرہ جاتے ہیں اور بچھڑے ہوئے بہنوں اور بھائیوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن جن کو اس طرف پہلے خیال نہیں آیا ان کو اب بھی متوجّہ کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایّام میں کچھ وقتوں کو اس غرض کے لئے بھی فارغ رکھیں کہ وہ بہشتی مقبرہ میں جائیں اور وہاں ان موصی اور موصیات کے لئے دعا کریں جو وہاں مدفون ہیں اور وہیں اپنے تمام ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جو اس دنیا کو اس عرصہ میں چھوڑ چکے ہیں۔ ہم سے جدا ہو گئے اور اپنے ربّ کے حضور پہنچ چکے ہیں۔

(۷) ساتویں بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ صرف یہی فوائد اس جلسہ کے نہیں جو مَیں نے یہاں بیان کئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ

بہت سے روحانی فوائد ایسے ہیں

جن کا مَیں نے ذکر نہیں کیا اور بہت سے ایسے ہیں جو اس وقت ہمارے فائدے کے نہیں لیکن آئندہ ان سے استفادہ ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوں گے۔ اور روحانی فوائد اور منافع بڑی کثرت سے ہیں یعنی صرف یہی چند ایک نہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ (اس کی دلیل آپ نے یہ دی) یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔

تو جس اجتماع کی بنیاد خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر ہو اس میں دو ایک یا پانچ سات نہیں بلکہ بے شمار روحانی فوائد ہوتے ہیں۔ اور ہر روحانی فائدہ سے استفادہ کرنا مومن کا فرض ہے،

اور (۸) آٹھویں بات ان دو اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ اپنے متعلق (اور مَیں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں خلیفۂ وقت۔ امام وقت کا بھی فرض ہے جو اسے یاد دلایا گیا ہے نیز جماعت کو بھی بتایا گیا ہے کہ ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ خلیفۂ وقت کا فرض ہو گا کہ احباب جماعت کی "خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت جلّ شانہٗ کوشش کرے"

تو ان ایّام میں امامِ وقت خاص طور پر یہ دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ احبابِ جماعت کی خشکی اور اجنبیت کو دُور کرے اور ان کی اخوت اور محبّت کو زیادہ کرے اور بشاشتِ ایمانی ہر آن اور ہر وقت بڑھتی چلی جائے اور نفاق کا کوئی پہلو بھی ان کے اندر باقی نہ رہے اور جو منافق ہیں اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

تو یہ آٹھ باتیں ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو چھوٹے سے اقتباسات میں کیا ہے جن کی طرف مَیں اپنے دوستوں کو توجّہ دلا رہا ہوں۔

اس کے علاوہ جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسہ کے ایام میں ربوہ میں فحش کلامی سے پرہیز کیا جائے۔ کسی قسم کی فحش کلامی اس موقع پر خصوصاً جائز نہیں۔ کبھی بھی جائز نہیں لیکن اجتماع کے موقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ گاؤں میں رہنے والے بہت سے دیہاتی بہت ہی مہذّب ہیں۔ انکی زبانیں پاک اور صاف ہوتی ہیں اور کوئی گندی بات انکی یا انکے بچّوں کی زبان پر نہیں آتی۔ یہی حال شہر میں بسنے والے احمدیوں کا ہے لیکن ایک طبقہ جس کی صحیح تربیت نہیں ہوتی کیونکہ ہم تو ہمیشہ ہر آن بڑھنے والی قوم ہیں۔ نئے آدمی داخل ہوتے رہتے ہیں۔ ایک وقت تک انکی پوری تربیت ابھی نہیں ہوئی ہوتی انکو

گند بولنے کی عادت

پڑی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ ہی جاتی ہے۔ اس عادت کو دُور کرنے کا یہ بڑا اچھا موقع ہے خاص طور پر وہ خیال رکھیں کہ ان کی زبانیں اور ان کے رشتہ داروں اور بچّوں کی زبانیں پاک رہیں تا سارا سال ہی یہ عادت ان کی قائم رہے اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ایسے اجتماعوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا ہے مگر کسی قسم کا جدال نہیں ہونا چاہیئے۔ لڑائی جھگڑے سے پورا پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور اگر جائز یا ناجائز بات کوئی ایسی دیکھیں جس سے طبیعت میں اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اپنے نفسوں پر قابو رکھیں۔ چھوٹی چھوٹی قربانیاں دیکر اپنی عادت کی یا نفس کے جوش کی ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کر لیں تو اس سے زیادہ سستا سَودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے مَیں بہت چھوٹا تھا اس وقت لیکن ابھی تک وہ واقعہ مجھے پیارا لگتا ہے

میں مسجد اقصیٰ میں عشاء کی نماز کے لئے جایا کرتا تھا۔ کیونکہ عشاء کی نماز مسجد مبارک میں بہت دیر سے ہوتی تھی اور مَیں مدرسہ احمدیہ میں نیا نیا داخل ہوا تھا۔ پڑھائی کی طرف توجہ دینے اور نیند پوری لینے کی خاطر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے فرماتی تھیں۔ کہ تم مسجد اقصیٰ میں جاکر نماز پڑھ آیا کرو۔ والی سیڑھیاں (آپ میں سے بہت سے تو جانتے نہیں) یعنی مسجد مبارک کی وہ سیڑھیاں جو اس دروازہ کے ساتھ ہیں۔ جو دار مسیح کے اندر جانیوالا دروازہ ہے۔ وہاں سے میں اترتا وہ گلی بڑی اندھیری تھی۔ اب تو شاید وہاں بجلی لگ گئی ہوگی۔ اس زمانہ میں بجلی نہیں تھی۔ ایک دن میں نیچے اترا نماز کے لئے تو عین اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لائن نماز کے لئے جارہی تھی اور اندھیرا تھا۔ خیر۔ میں لائن میں شامل ہوگیا۔ لیکن اس اندھیرے میں کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ میرا پاؤں اس طالب علم کے سلیپر پر پڑگیا جو آگے تھا ـــــ اس وقت تو اس نے صبر کیا لیکن اس کے چند سیکنڈ کے بعد دوبارہ میرا پاؤں اس کے سلیپر پر لگا۔ اور وہ سمجھا کہ کوئی لڑکا اس سے شرارت کررہا ہے۔ وہ پیچھے مڑا اور ایک چپیڑ مجھے لگادی۔ اس کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ کسے میں چپیڑ لگا رہا ہوں۔ اور کیوں لگا رہا ہوں۔ مجھے خیال آیا کہ اگر میں اس کے سامنے ہوگیا تو اس کو بہرحال شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ اس خیال سے میں ایک طرف ہوکر کھڑا ہوگیا۔ اور جب پندرہ بیس بچے وہاں سے گذر گئے۔ تب میں دوبارہ اس لائن میں داخل ہوگیا تاکہ اس کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

ہے تو ذرا سی بات لیکن

باہمی مودّت اور اخوت اور پیار

کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے ہیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سہیڑتے ہیں؟!! اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کو فائدہ بڑا ہے آپ کو ثواب بڑا ہے تو

ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا

نہایت ضروری ہے ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ واقعی میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنیوالا اور ہر قسم کے جدال سے بچنے والا ہے۔

اور چوتھی ذمہ داری جوان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ فسق سے بچنے کی ہے صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے۔ بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے ہر دو گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ انعام ہم حاصل کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وہ لوگ جو ان احکام میں سے جو ہمیں نے قرآن کریم میں اور اسلامی تعلیم میں ان پر نازل کئے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھینگے وہ ان انعامات کے وارث نہیں ہوں گے۔ جو کامل طور پر ہدایت یافتہ لوگوں کو ملتے ہیں لَا يَهْدِي میں یہ بتایا ہے کہ ان کا انجام اس طرح بخیر نہیں ہوگا جس طرح ہدایت یافتہ کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے اگر ہم بہترین انعامات کا وارث ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ پائے۔ اور ہمارے گناہوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈالدے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت اور استعداد میں ہو

چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں

یعنی ہر بات جس سے اسلام ہمیں روکتا ہے۔ خواہ وہ دنیا کی یا ہماری نظر میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ ہم اس سے بچیں اور ہر وہ حکم جس کے ذریعہ اللہ ہمیں ہدایت کرتا ہے۔ ہم اس کے بجالانے میں ہر ممکن تدبیر کو اختیار کریں اسکے بغیر ہم ہدایت یافتہ جماعت کے انعام نہیں پا سکتے۔

پس یہ ایک بڑا ہی اہم موقع ہے۔ بڑا ہی بابرکت موقع ہے۔ رحمتوں کے حصول کا ایک عظیم موقع ہے جسے ہم اپنا جلسہ سالانہ کہتے ہیں۔ اس موقع پہ ان دنوں میں ان اوقات میں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پوری تدبیر کے ساتھ اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ ہم سے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی سرزد نہ ہو اور شیطان کا ہلکے سے ہلکا تیر بھی ہمارے جسموں اور ہماری روحوں میں پیوست نہ ہو تاکہ ہم اسکے غضب کے نیچے نہ آجائیں تاکہ ہم اس کی رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔

ربوہ میں بسنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے

کہ وہ ان دنوں میں صفائی کا خاص خیال رکھیں ربوہ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں آج یوم وقار عمل منایا گیا ہے یعنی خدام الاحمدیہ کے انتظام کے تحت رضاکارانہ طور پر کچھ کام کیا گیا ہے جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے صفائی پہ زیادہ زور دیا ہوگا۔ اور ان رخنوں کو بند کرنے پر زیادہ زور دیا ہوگا جنکے نتیجہ میں گندگی پھیلتی ہے اگر خدام الاحمدیہ یہ ہمت کرے اور انصار اور اطفال بھی انکے ساتھ شامل ہوں تو کم از کم دو دن عصر اور مغرب کے درمیان ربوہ کو صاف ستھرا کرنے پر خرچ کرنے چاہئیں۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف بڑی توجہ دی ہے۔ اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ مکہ کے متعلق جو طہرا کا حکم تھا وہ خالی ان دو کیلئے نہیں تھا بلکہ ان سب کیلئے ہے جو مقاصد کعبہ کے حصول کی تمنا اور خواہش رکھتے اور ان برکات سے حصہ لینے کے آرزومند ہیں جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے۔

تو صفائی کی طرف اہل ربوہ خاص طور پر متوجہ ہوں اور اپنی گلیوں اور سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ اسی طرح وہ دکاندار جو مستقل یہاں تجارت کرتے ہیں۔ یا وہ جو عارضی طور پر جلسہ کے دنوں میں اپنی دکانیں لگاتے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی دکانیں ایسا انتظام کریں کہ وہاں کسی قسم کا کوئی گند پیدا نہ ہو۔ مثلاً مالٹے یا سنگترے یا اور پھل کھایا جاتا ہے یا بعض اور چیزیں کھائی جاتی ہیں جن کا ایک حصہ (چھلکے وغیرہ) پھینکنا پڑتا ہے۔ یہ اس طرح نہ پھینکے جائیں کہ گندگی نظر آئے۔ ان سب کو سمیٹ

دینا چاہیئے، اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

لیکن

سب سے بڑی ذمہ داری

اہل ربوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہزاروں کو بلاتے ہیں جو لبیک کہتے ہوئے ان ایام میں یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت، مہمان نوازی کا انتظام کرتی ہے۔ کچھ تو مادی اشیاء ہیں کھانے پینے کی چیزیں یا مکان وغیرہ وغیرہ اس کا انتظام تو منتظمین کے سپرد ہے وہ کرتے ہیں لیکن اس انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ رضاکارانہ خدام انہیں میسر آئیں، بعض نوجوان بھی اور بڑے بھی بڑی محبت، اور بڑے پیار کے ساتھ یہ خدمت چوبیس گھنٹے بجا لاتے ہیں۔ لیکن بعض وہ بھی ہیں جو اس موقع کی خدمت کی برکتوں سے ناآشنا نظر آتے ہیں۔ اللہ ان پر رحم کرے اس موقع پر مہمان نوازی کرتے ہوئے خدمت بجا لانے کا بڑا ہی ثواب ہے پس خود کو اور اپنے بچوں کو اس ثواب سے محروم نہ رکھیں، ہم نے، ہمارے سارے گھر نے اپنے بچپن کا زمانہ بھی (اور بڑے ہو کر بھی) جلسے کے دنوں کی خدمت کو اتنے محبت اور پیار سے ادا کیا ہے کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا۔ کہ ہم کسی پر ذرہ احسان کر رہے ہیں بلکہ ہمیشہ ہی دل اس احساس سے پُر رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق دی ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں یا ہم سے خدمت لے کر۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کسی پر ہم احسان جتائیں؟ اس پر! جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہمارے لئے ہماری پیدائش سے بھی لاکھوں سال پہلے سے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کئے۔ کیا ہم اپنے اللہ پر احسان رکھیں گے۔ کیا ہم اللہ کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء پر احسان جتائیں گے!! احسان تو خدا کا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکتوں کے حصول کے مواقع پیدا کرتا ہے۔

پس

اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھو

بڑی برکتوں والی ہے۔ یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے چوبیس گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے۔ جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ چوبیس گھنٹے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت

میں گزار کے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے۔ کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا

حق کی قسم کہ حاصلِ دورِ زماں تمہیں تو ہو

مکرم سعید احمد صاحب اعجاز

عالمِ ہست و بود کا سرِّ نہاں تمہیں تو ہو
کون و مکاں میں مقصدِ کون و مکاں تمہیں تو ہو
تیری نمود کے لئے شام و سحر تھے بے قرار
حق کی قسم کہ حاصلِ دورِ زماں تمہیں تو ہو
تیرے سفیر مہر و مہ تیری سپاہ ملائکہ
تیری متاعِ دو جہان میرِ جہاں تمہیں تو ہو
مقصدِ آفرینشِ گارہ عالمِ آب و گل نہیں
اس کی تمہیں ہو کائنات اس کا جہاں تمہیں تو ہو
وہ شبِ تار جس میں تھا نورِ خدا حجاب میں
اس کی سحر تمہیں تو ہو اس کی اذاں تمہیں تو ہو
جس کا وجود بے دلیل جس کی نمودِ بے نشاں
اس کی دلیل ہو تمہیں اس کا نشان تمہیں تو ہو
وہ جو ازل سے آج تک چشمِ بشریت سے ہے نہاں
اس کا جمالِ ہو تمہیں اس سے عیاں تمہیں تو ہو
حق کے تمہیں ہو راز داں حق کے تمہیں ہو ترجماں
اُس کی زباں تمہیں تو ہو اس کا بیاں تمہیں تو ہو
بدر و حنین کی قسم خونِ حسین کی قسم
معرکہ زارِ کفر میں حق کی سناں تمہیں تو ہو
عہدِ قدیم کو دیا تم نے پیامِ مرگ کا
عہدِ جدید کے لئے روحِ رواں تمہیں تو ہو
تم سے بہارِ جاوداں باغِ وجود کو ملی!
جانِ بہار! خاتمِ فصلِ خزاں تمہیں تو ہو
کشتِ حیات کے لئے ابرِ کرم تمہیں تو ہو
تشنہ لبوں کے واسطے آبِ رواں تمہیں تو ہو
تازہ ہر ایک دور میں تیرا پیامِ شوق ہے
سینۂ کائنات میں عزمِ جواں تمہیں تو ہو
بزمِ جہان میں تیرا قرن بہ قرن ہے ظہور
دورِ جہاں میں حشر تک فیض رساں تمہیں تو ہو
منذ ازل سے آج تک دردِ نہاں ہے زندگی
کس سے کہوں کہ چارۂ دردِ نہاں تمہیں تو ہو
زیرِ سپہرِ نیلگوں جس کو اماں نہیں ملی!
زیرِ سپہرِ نیلگوں اُس کی اماں تمہیں تو ہو
ہستیٔ بے ثبات میں دل کا سکوں تمہیں سے ہے
غمکدۂ حیات میں راحتِ جاں تمہیں تو ہو
جس سے سرورِ عشق ہے اور کہیں نہیں وہ مے
میکدۂ الست کے پیرِ مغاں تمہیں تو ہو
مُشتِ غبارِ آدمی جنسِ حقیر زندگی
جس سے گراں بہا ہے وہ لعلِ گراں تمہیں تو ہو
تم ہو شفیعِ مذنبیں تم ہو امیرِ مرسلیں
رابطۂ خدا و خلق کے درمیاں تمہیں تو ہو
جس کا شکار جبرئیل جس کا نشانہ لامکاں
حق کی کماں سے منسلک ہے جو کماں تمہیں تو ہو
تم سے زمیں پہ انقلاب تم سے فلک پہ فتح باب
تم کشودِ الکتاب حق کا زباں تمہیں تو ہو
جس کا غبارِ رہگذر شوکتِ کیقباد و جم
مملکتِ جہاں میں وہ شاہِ شہاں تمہیں تو ہو

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک نبی کی حیثیت میں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

نبی کے کام:-

قرآن کریم نے نبی کے چار کام مقرر فرمائے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں اس کا اشارہ ہے ان کی دعا قرآن کریم میں یوں نقل ہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (بقرہ ع ۱۵) اے ہمارے رب اہلِ مکہ میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو انہیں میں سے ہو اور ان کو تیرے نشانات سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے اور انہیں پاک کرے۔

ایک سرسری نگہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نبی کے کاموں کا ایک بہترین نقشہ ہے جو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھینچ دیا ہے۔ نبی کا کام (۱) اللہ تعالےٰ کی آیات کا سُنانا (۲) کتاب کا سکھانا (۳) حکمت کی باتوں کی تعلیم دینا اور (۴) لوگوں کے نفوس کو پاک کرنا ہے۔ کیا اس سے زیادہ مختصر الفاظ میں کوئی اور نقشہ نبی کے کاموں کا کھینچا جا سکتا ہے؟ آؤ اب ہم دیکھیں کہ ان کاموں کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ثابت ہوتے ہیں *

نبی کا پہلا کام آیات سُنانا:-

پہلا کام نبی کا آیات کا سُنانا بتایا گیا ہے۔ آیۃ کے معنے عربی زبان میں عبرت اور دلیل کے ہوتے ہیں۔ جو چیز کسی اور چیز کی طرف راہنمائی کرے وہ آیۃ ہے۔ پس آیات کے سُنانے کا یہ مطلب ہوا کہ ایسی باتیں بتائیں جو امورِ غیبیہ پر ایمان لانے کا موجب ہوں کیونکہ امورِ غیبیہ ایسے امور ہیں کہ انسان ان تک خود نہیں رسائی پا سکتا۔ خدا تعالےٰ کا وجود سب سے مقدم ہے بلکہ ایک ہی حقیقی وجود ہے مگر وہ اس قدر وراء الوریٰ ہے کہ اس تک پہنچنا انسانی طاقت سے بالا ہے اس تک پہنچنے کا ذریعہ محض وہ دلائل اور براہین اور وہ عرفان اور مشاہدہ ظہور صفاتِ الٰہیہ ہو سکتا ہے جو ہمیں اس کے قریب کر دے اور اس کے وجود کے متعلق ہمارے دلوں میں کوئی شک باقی نہ چھوڑے۔ یہی حال قانونِ قدرت کے ظہور کا اور ملائکہ کا اور رسالت کا اور کلامِ الٰہی کا اور بعث بعد الموت کا ہے ان میں سے ایک چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کی سمجھ انسان کو براہِ راست ہو سکتی ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک شے ایسے دلائل کی محتاج ہے جو ہمیں روحانی اور عقلی طور پر ان کے قریب کر دیں۔ ان سے ہمیں ایسا اتصال بخشیں کہ گویا ہم نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

امورِ مذکورہ بالا کی اہمیت اس امر سے ثابت ہے کہ جس قدر بھی مذاہب ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں ان امور پر ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں اور کسی نہ کسی نام کے نیچے ان امور کو اپنے معتقدات میں شامل رکھتے ہیں خواہ تشریحات میں کس قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ پس جو شخص بھی ان امور پر ایمان لانے کو ہمارے لئے آسان کر دیتا ہے اور ہمیں ایسے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے کہ جس جگہ کھڑے ہو کر ان امور کا گویا ایسا مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی وہ نبوت کے کام کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے *

صفاتِ الٰہی کا بیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر جب ہم غور کرتے ہیں اور آپؐ کے کام کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ مذکورہ بالا کام کو آپؐ نے ایسے بے نظیر طریق پر کیا ہے کہ اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ خدا تعالےٰ کے وجود کے متعلق سب سے پہلی چیز اس کی صفات کا بیان ہے۔ ایک غیر محدود ہستی ہونے کے لحاظ سے وہ اپنی صفات ہی کے ذریعہ سے سمجھا جا سکتا ہے اگر کوئی شخص صفاتِ الٰہیہ کو اس طرح بیان نہیں کرتا کہ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کی عظمت دلنشین ہو اور دوسری طرف عقل ان کا اس حد تک ادراک کر سکے جس حد تک کہ ان کا سمجھنا انسانی عقل کے لئے ممکن ہو وہ ہرگز خدا تعالےٰ تک بندوں کو پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا *

توحیدِ الٰہی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صفات خدا تعالےٰ کی بیان کی ہیں وہ ایسی ہیں کہ ایک طرف تو عقلِ انسانی ان سے تسلی پا جاتی ہے دوسری طرف وہ ایک غیر محدود اور قادر اور خالق ہستی کے بالکل شایانِ شان ہیں۔ آپؐ ایک طرف تو خدا تعالےٰ کو تمام مادی قیدوں اور ظہوروں اور جلووں سے پاک ثابت کرتے ہیں اور اس کی توحید پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ تمام آلائشوں اور نقصوں سے اسے پاک قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی محبت اور اپنی مخلوق کو اعلےٰ درجہ کے مقامات تک پہنچانے کی خواہش کو ایسے واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ انسانی دل محبت سے بھر جاتا ہے اور عقل مطمئن ہو جاتی ہے مگر آپ اسی پر بس نہیں کرتے آپ اس اصل کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ وہ امور جن پر ایمان لانا انسان کی نجات کے لئے ضروری ہو اُن پر ایمان لانے کی بنیاد صرف عقلی دلیل پر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ مشاہدہ پر ہونی چاہیئے تاکہ دل شک وشبہ کے احتمال سے بھی پاک ہو جائے اور آپ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی صفات اس کے خاص بندوں کے لئے ایسے خاص رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں کہ ان کے معجزانہ ظہور کو دیکھ کر انسان کا دل یقین کی آخری کیفیات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی حقیقت

ملائکہ کے متعلق جہاں ایک طرف آپؐ نے ان لوگوں کے خیالات کو رد کیا ہے جو ان کے وجود ہی کے منکر ہیں وہاں ان لوگوں کے خیالات کو بھی رد کیا ہے جو انہیں بادشاہی درباریوں کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں اور بتایا ہے کہ ملائکہ نظامِ عالم کے روحانی اور جسمانی سلسلہ میں اسی طرح ضروری وجود ہیں کہ جس طرح دوسرے نظر آنے والے اسباب وہ ایک مادی خدا کے دربار کی رونق نہیں ہیں بلکہ ایک غیر مادی خدا کے احکام تکوین کی پہلی کڑیاں ہیں اور روحانی اور جسمانی سلسلے پوری طرح ان پر قائم ہیں اور جس طرح بنیاد کے بغیر عمارت نہیں ہو سکتی اسی طرح ملائکہ کے بغیر کائنات کا وجود ناممکن ہے *

قانونِ قدرت کیا ہے؟

آپؐ نے قانونِ قدرت کو ایسا قریب الفہم کر دیا کہ مادی علل و اسباب کا دیکھنے والا سائنسدان اور مخفی موجبات کی موشگافی کرنے والا فلسفی اور روحانی اثرات پر نگہ رکھنے والا صوفی اور موٹی موٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے والا عامی یکساں طور پر تسلی پا گیا۔ ہر اک نے اُسے اپنے اپنے نقطۂ نگہ سے دیکھا، غور کیا اور اطمینان کا سانس لیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کی تصدیق کر دی کیونکہ مختلف پہلوؤں سے غور کرنے کے بعد جب ایک ہی نتیجہ نکلے تو اس نتیجہ کی صحت میں کوئی شک باقی نہیں رہتا *

رسالت اور کلامِ الٰہی کی ضرورت

آپؐ نے رسالت اور کلامِ الٰہی کی ضرورت کو قانونِ قدرت کی مثالوں سے ثابت کیا وہ خدا جس نے جسمانی آنکھ کے لئے سورج کو پیدا کیا ہے کس طرح ممکن ہے کہ روحانی آنکھ کو کام کے قابل بنانے کے لئے اس نے روحانی سورج اور روحانی نور نہ پیدا کیا ہو۔ حالانکہ جسمانی آنکھ کا تعلق تو ایک محدود عرصہ سے ہے لیکن روحانی بینائی کا اثر انسان کی تمام آئندہ زندگی پر ہے خواہ اس دنیا کی ہو خواہ اگلے جہان کی *

بعث مابعد الموت

بعث مابعد الموت کے متعلق بھی آپؐ نے مختلف پیرایوں سے بحث کی اور ایسے رنگ میں اسے پیش کیا کہ وہ ایک خالص علمی مسئلہ کی بجائے ایک عملی مسئلہ بن گیا۔ انسانی اعمال ایک زبردست جزاء کے طالب ہیں اور وہ جزاء اس امر کی مقتضی ہے کہ اسے دوسروں کی نگہ سے مخفی رکھا جائے کیونکہ اس عظیم الشان جزاء کے ظاہر ہو جانے پر انسانی اعمال اختیاری نہیں رہیں گے بلکہ ایک رنگ میں غیر اختیاری ہو جائیں گے۔ عالمِ آخرت ایک نئی دنیا نہیں ہے بلکہ اسی دنیا کا ایک تسلسل ہے جس میں مادیات کے اثر سے آزاد ہو کر انسانی روح اسی راستہ پر بلا روک ٹوک چلنا شروع کر دیتی ہے جو اس نے اپنے اعمال کی داغ بیل ڈال کر اپنے لئے تیار کیا تھا خدا تعالےٰ ایک غم و غصہ سے پُر بادشاہ نہیں اس کی صفاتِ ندّیہ کے تقاضے نے انسان کو پیدا کیا تھا اور وہی صفات اس امر کی متقاضی ہیں کہ

انسان آخر کار اپنے مقصد کو پا جائے اور کوئی پہلے اور کوئی پیچھے آخر اس وجود سے پیوستہ ہو جائے جس وجود کی رحمت اسے عالم وجود میں لائی تھی۔

غرض ہر اک مخفی مسئلہ کو جس پر ایمان کی بنیاد تھی وہم اور شک کے بادلوں سے نکال کر ایک چمکتے ہوئے سورج کی روشنی کے نیچے آپ نے رکھ دیا تاکہ ہر شخص اپنی عقل کی آنکھ سے اسے دیکھ سکے اور اپنے روحانی ادراک سے اسے چھو سکے اور وہم اور وسوسہ سے نکل کر یقین اور اطمینان حاصل کر سکے۔

نبی کا دوسرا کام۔ تعلیم کتاب

دوسرا کام نبی کا تعلیم کتاب ہے اس کام کو بھی آپ نے ایسے رنگ میں پورا کیا ہے کہ کسی اور وجود میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے سب سے اوّل تو یہ بتایا کہ شریعت ایک فضل ہے انسان اپنی دنیوی اور اُخروی زندگی کی بہتری کے لئے اس امر کا محتاج ہے کہ خدا تعالےٰ خود اس پر اپنی مرضی کا اظہار کرے تاکہ اس روحانی سفر میں جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس کے کاموں کی بنیاد شک اور وہم پر نہ ہو بلکہ یقین اور وثوق پر ہو۔ شریعت ایک بوجھ نہیں جو آگے ہی بوجھ سے دبے ہوئے انسان کو کچلنے کے لئے اس کے سر پہ رکھ دیا گیا ہے وہ کسی سزا کا نتیجہ نہیں بلکہ محبت کے تقاضے کے ماتحت اس کا نزول ہوا ہے اور ان مخفی گڑھوں اور یکدم چکر کھا جانے والے موڑوں اور سربلند اور سیدھی پہاڑیوں اور تیز اور سرعت سے بہنے والی ندیوں اور حد سے جھکی ہوئی شاخوں اور کانٹے دار جھاڑیوں اور گندگی اور میلے کے ڈھیروں سے مطلع کرنے کے لئے اتاری گئی ہے جو اس لمبے سفر میں انسان کے لئے تکلیف کا موجب اور اسے اسکے سفر کو بآرام طے کرنے سے محروم کر دینے کا باعث ہو سکتی ہیں وہ نہ سزا ہے نہ امتحان بلکہ رہنما ہے اور ہادی۔ اس کا کوئی حکم خدا تعالےٰ کی شان کو بڑھانے والا نہیں بلکہ ہر اک حکم انسان کی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے۔

عالمگیر شریعت:۔ آپ نے دنیا کے سامنے یہ ایک نیا طریق پیش کیا کہ شریعت عالمگیر ہونی چاہیئے اور اس میں مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے جو کتاب کہ مختلف طبائع اور مختلف طاقتوں کا لحاظ نہیں کرتی وہ گویا دنیا کے ایک حصہ کو نجات پانے سے بالکل محروم کر دیتی ہے اور اس طرح خود اس غرض کو معدوم کر دیتی ہے جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

شریعت کے دو اہم امور:۔ تیسرا اصل کتاب کی تعلیم میں آپ نے یہ مدنظر رکھا کہ شریعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو اہم ضرورتوں کو پورا کرے ایک طرف تو اس میں ان تمام ضروری امور کے متعلق ہدایت ہو جن کا مذہبی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ تعلق ہے اور دوسری طرف انسان کی ذہنی ترقی کے لئے اس میں گنجائش ہو اور وہ انسانی دماغ کو بالکل جامد بنا کر اس میں سڑاندھ نہ پیدا کر دے۔ ان دو اصول کے ماتحت آپ نے ان دو خطرناک راستوں کو بند کر دیا جو حقیقتی روحانیت کو تباہ کرنے کا باعث بن جایا کرتے ہیں یعنے اباحت کے راستہ کو بھی جو انسان کے روحانی مفاد کو مادی لذات کی قربان گاہ پر قربان کروا دیا کرتا ہے اور تقلید جامد کے راستہ کو بھی جو انسانی دماغ کو ایک سڑے ہوئے تالاب کی طرح بنا کر ان بدبوؤں کا مرکز بنا دیتا ہے جو نشوونما کی تمام قابلیتوں کو جلا کر رکھ دیتی ہیں۔

نبی کا تیسرا کام۔ تعلیم حکمت

تیسرا کام نبی کا تعلیم حکمت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام میں بھی ایک بےنظیر مثال قائم کی ہے آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے باوجود خدا تعالےٰ کی عظمت اور قدرت کے بےنظیر اظہار کے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ جو چاہے حکم دے اور کسی کو اس کی وجہ دریافت کرنے کی مجال نہ ہو۔ وہ اگر قادر ہے تو غنی بھی ہے کسی حکم میں خود اس کا اپنا فائدہ مدنظر نہیں ہوتا اور پھر وہ حکیم بھی ہے وہ کوئی حکم نہیں دیتا جس میں کہ کوئی حکمت نہ ہو۔ پس کسی تعلیم کے خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ اس کی جزئیات تمام حکمتوں سے اور اس کے احکام تمام علتوں سے خالی ہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف کسی بات کا منسوب ہونا ہی اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بات ضرور حکمتوں سے پُر اور مقاصد عالیہ سے وابستہ ہے ورنہ وہ حکیم اور غنی ہستی اس کا حکم کیوں دیتی۔ اس اصل کے ماتحت آپ نے اپنی تمام تعلیم کی حکمتیں ساتھ ساتھ بیان فرمائی ہیں ہر اک بات جس کا حکم دیا ہے اس کے ساتھ تو بتایا ہے کہ اس کے کرنے کے کیا فوائد ہیں اور اس کے نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں اور ہر اک بات جس سے روکا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ اس کے کرنے سے کیا نقصانات ہیں اور اس کے نہ کرنے میں کیا فوائد ہیں۔ پس آپ کی تعلیم پر عمل کرنے والا اپنے دل میں انقباض نہیں محسوس کرتا بلکہ ایک جوش اور خوشی محسوس کرتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ مجھے جو حکم دیا گیا ہے اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً فائدہ ہے اور جس امر سے مجھے روکا گیا ہے اس میں بھی میرا خصوصاً اور دنیا کا عموماً نفع ہے اور یہ بشاشت اس کے اندر ایک ایسی خوشگوار تبدیلی پیدا کر دیتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنا اسے ناگوار نہیں گزرتا بلکہ وہ اس پر عمل کرنے کو ایک ضروری فرض سمجھتا ہے اور اسے ایک چٹی نہیں خیال کرتا بلکہ ایک عظیم الشان رحمت خیال کرتا ہے۔

نبی کا چوتھا کام۔ تزکیہ نفوس

چوتھا کام ایک نبی کا تزکیہ نفوس ہے یعنے لوگوں کے دلوں کو پاک کر کے ان کے اندر ایسی قابلیت پیدا کرنا کہ وہ خدا تعالےٰ سے اتصال تام حاصل کر سکیں اور اس کے فیوض کو اپنے نفس میں جذب کر کے بقیہ دنیا کے لئے اس کے مظہر اور اس کی قدرتوں کی جلوہ گاہ بن سکیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو اس احسن طریق پر پورا کیا ہے کہ دوست تو دوست آپ کے دشمن بھی اس کام کے قائل ہیں جس ملک میں آپ پیدا ہوئے اور جس قوم کے آپ ایک فرد تھے اس کی جو حالت تھی وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ خود اس زمانہ کی عام حالت بھی اچھی نہ تھی عرب جو آپ کا ملک تھا اس کے سوا دوسرے ممالک بھی مذہبی اخلاقی علمی اور عملی حالت میں اچھے نہ تھے گویا ایک رات تھی جو سب دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اوّل تو پہلے مذاہب کی پاک تعلیموں کو ہی لوگوں نے بگاڑ دیا تھا دوم جو کچھ پہلی تعلیموں میں سے موجود تھا اس پر بھی عمل نہ تھا۔ مذہب تو ایک بالا چیز ہے معمولی انسانیت بھی مُردہ ہو چکی تھی اور شرافت مفقود ہو رہی تھی۔ شرک و بدعت اور گندی رسوم ایک دوسرے کا حق مارنا۔ فسق و فجور۔ ظلم۔ قتل و غارت۔ بےشرمی اور بےحیائی۔ جہالت۔ سستی۔ نکماپن۔ تفرقہ۔ شراب خوری۔ جوئے بازی۔ کبر خود پسندی۔ غرضیکہ ہر اک عیب اس وقت موجود تھا اور اس کے مقابل کی ہر اک نیکی مفقود تھی یہاں تک کہ بدی کا احساس بھی مٹ گیا تھا اور اس کے ارتکاب پر بجائے شرمندگی محسوس کرنے کے فخر کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں پیدا ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کو اپنی تربیت کے لئے چُنا جو اس تاریک زمانہ میں بھی سب قوموں سے گندہ اور بدی میں بڑھی ہوئی تھی۔ نظام حکومت اس کے اندر اس قدر مفقود تھا کہ اسے سب سے زیادہ فخر اپنی لامرکزیت پر تھا۔ اس قوم کے اندر اپنی پاکیزگی کی روح آپ نے پھونکنی شروع کی۔ جیسا کہ قاعدہ ہے جس چیز کو جی نہ چاہے انسان اس کا مقابلہ کرتا ہے لوگوں نے آپ کا مقابلہ شروع کیا اور سخت ہی مقابلہ کیا مگر آپ استقلال اور صبر سے اپنا کام کرتے چلے گئے اور لوگوں کی مخالفت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ ماریں کھائیں گالیاں سنیں طعنے سہے سب کچھ برداشت کیا مگر دنیا کی گمراہی کو برداشت نہ کیا۔ آخر ایک ایک کر کے لوگوں کے دلوں پر فتح پانی شروع کی۔ سالہا سال تک یہ مقابلہ جاری رہا۔ بڑے بڑے قوی دل دل ہار گئے مگر آپ نے دل نہ ہارا جس طرح پانی پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے بہتے بہتے نرمی سے ملائمت سے اپنا راستہ نکال لیتا ہے اور آخر ایسی نشیب والی جگہیں پیدا کر لیتا ہے جن پر سے وہ آسانی کے ساتھ بہہ سکے اسی طرح آپ نے اپنے نیک نمونہ سے اور مؤثر وعظ سے دنیا کی اصلاح کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ وہ دن آ گیا کہ پاکیزگی اور طہارت کی خوبی کے دل قائل ہو گئے۔ روحانی مُردوں نے اپنے اندر ایک نئی روح۔ سوئے ہوؤں نے تمازت آفتاب۔ بیماروں نے صحت کے آثار اور کمزوروں نے ایک طاقت کی لہر اپنے اندر محسوس کرنی شروع کی دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ جہاں ظلم اور تعدی کی حکومت تھی وہاں عدل اور انصاف کا دَور دورہ ہو گیا۔ جہاں جہالت کے بادل چھا رہے تھے وہاں علم کا سورج چمکنے لگا۔ جہاں برودت اور جمود ڈیرے بیٹھے تھے وہاں عمل اور سعی کی گرم بازاری ہو گئی۔ نسل انسانی نے سانس لیا کروٹ بدلی اور اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس معجزانہ تغیر پر نظر ڈالی جو محمد رسول اللہ کی بےنفس جدوجہد نے پیدا کر دیا تھا اور بےاختیار ہو کر چلا اٹھی کہ بےشک تو نبی ہے بلکہ نبیوں کا سردار۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

(۱)

"حضرت محمدؐ ایک اولوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے انہوں نے گمراہوں کو بت پرستی سے روکا اور افعال قبیحہ سے منع کیا۔ خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کی پاکیزہ تعلیم دی۔ اخوت ہمدردی اور مساوات کے سبق سے ان کے دلوں کو لبریز کر دیا۔ غارتگری اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ آپ دنیا میں مصلح عظیم بن کر آئے تھے اور آپ میں ایک ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی۔ جو قوت بشریہ سے بہت زیادہ اعلیٰ وارفع ہے"

(اکاؤنٹ ٹالسٹائی)

(۲)

"محمدؐ نہایت انصاف پسند رحمدل اور بااخلاق ریفارمر تھے۔ ان کا تحمل اور صبر و استقلال۔ اخلاق انسانی کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے"

(لائف آف محمدؐ مصنفہ سر ولیم میور)

(۳)

"حضرت محمدؐ اور آپ کے اصحاب میں اشاعت دین کے ساتھ دلچسپی رکھنے کے علاوہ یہ وصف بھی پایا جاتا تھا۔ کہ دوسرے اہل مذاہب کیساتھ رواداری اور حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے اہل اسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ ملک شام کو فتح کیا ہو یا افریقہ میں علم تسخیر بلند کیا ہو یا بحر احمر کو عبور کر کے بحرۂ اسود میں پہنچے ہوں۔ غرض وہ جہاں کہیں بھی گئے قرآن کی تعلیم ان کے مدنظر رہی اور انہوں نے کسی قوم کو بھی محض اس بنار پر تہِ تیغ نہ کیا کہ وہ اسلام قبول نہ کرتی تھی"۔

(ر ابن سن)

(۴)

"حضرت محمدؐ کا قلب نہایت صاف شفاف اور ان کے خیالات ہوا و ہوس سے بے لوث تھے وہ نہایت سرگرم ریفارمر اور باخدا بزرگ تھے آج بھی ان کی صداقت کامیابی کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اس روشن چشم۔ فراخ حوصلہ کریم النفس۔ معاشرت پسند اور درد بھرے دل والے بادہ نشیں (حضرت صلعم) کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دور تھے۔ اس شخص کی عظمت میں متانت کی شان نظر آتی تھی۔ اور اس کا شمار ان لوگوں میں تھا۔ جن کا شعار سچائی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو فطرتاً بے لوث اور سچے ہوتے ہیں"۔

(ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ مصنفہ ٹامس کارلائل)

(۵)

"ہر انصاف پسند یہ یقین کرنے پر مجبور ہے حضرت محمد کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی آپ ظاہری شان و شوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے گھر کے ادنیٰ ادنیٰ کام خود کرتے تھے آگ سلگاتے تھے جھاڑو دیتے تھے اپنی جوتیاں گانٹھتے اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے جو کی روٹیاں کھاتے مگر مہمانوں کو اچھے سے اچھا کھلاتے ہر اعتبار آپ مقدس بزرگ تھے"۔

(ایڈورڈ گبن)

(۶)

"ہر ایک بانی مذہب کی سیرت سے اس کے تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ حضرت محمدؐ صاحب کی حدیثیں امرِ حق کی جامع نصیحتیں ہیں اور ان کے افعال نیکی کے نمونے۔ حضرت کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک ہے"

ایڈورڈ گبن

(۷)

حضرت محمدؐ نہایت بااخلاق اور رحمدل بزرگ تھے۔ ان کی خدا پرستی اور عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے آپ اس قدر انکسار پسند تھے کہ بیماروں کی عیادت کو جایا کرتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے غریبوں سے بہت زیادہ محبت کرتے اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے بکریوں کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ انجام دیتے بیشک وہ مقدس پیغمبر تھے"۔

(سینچر آف محمد مصنفہ لین پول)

(۸)

پیغمبر محمدؐ نہایت سادہ مزاج اور بے مثل خلیق ہے۔ آپ کے دماغی اوصاف غیر معمولی اور آپ کی قوت متخیلہ اعلیٰ درجہ کی تھی آپ بہت تیز فہم تھے طبیعت انکسار پسند تھی۔ گفتگو نہایت سنجیدہ قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہوتی تھی۔ بڑے پرہیزگار اور نیک تھے آپ اپنی وفات تک مذہبی سرگرمی اور گمراہوں کو ہدایت فرمانے میں معروف ہے"۔

(بلیو آئرونگ)

(۹)

"حضرت محمد صاحب کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ آپؐ کے نزدیک دنیاوی وجاہت کوئی چیز نہ تھی آپ امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے۔ آپؐ کی ذات سرچشمۂ خیر و برکت تھی آپ نہایت عابد و انکسار پسند تھے"۔

(محمدؐ۔ بدھ اور مسیح۔ مصنفہ مارکس ڈاڈ)

(۱۰)

"حضرت مسیحؑ کی وفات کے چھ سو سال بعد جب کہ عرب کی اخلاقی حالت نہایت خراب ہو گئی تھی۔ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو حضرت محمدؐ پیدا ہوئے جنہوں نے بت پرستی کو مٹا دیا اور عرب کے وحشیوں کو نہایت متمدن بنا دیا۔ عام لوگ ان کی دیانتداری اور سچائی کے سبب ان کو امین کہکر پکارتے تھے۔ انہوں نے گمراہوں کو سچا رستہ بتایا۔ اور لوگوں کے اخلاق و اعمال کی اصلاح کی"۔

(گریٹ ٹیچر مصنفہ ہربرٹ وائل)

(۱۱)

تنگدل اور متعصب لوگ ایسے بزرگ کی نسبت کچھ ہی کہیں لیکن جو لوگ انصاف پسند اور کشادہ دل ہیں وہ کبھی محمد صاحبؐ کی ان بے بہا خدمات کو جو وہ نسلِ انسانی کی بہبودی کے لئے بجا لائے بھلا کر احسان فراموش نہیں ہو سکتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ پرلے درجے کے تنگدل اور ناحق شناس لوگ ہیں"۔

(سوانحعمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ پرکاش دیو جی)

(۱۲)

"حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ مذہب اسلام۔۔۔ منجملہ ان بزرگ اشخاص کے ہیں جنہوں نے قانون قدرت کے موافق جہالت اور تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہو کر دنیا میں بہت کچھ صداقت کی روشنی کو پھیلایا اور لوگوں کو روحانی و دنیاوی ترقی کا رستہ دکھایا"۔

(سوانحعمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ پرکاش دیو جی)

زندہ نبیؐ

"نجات یافتہ کون ہے۔ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم رتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا"

کشتی نوحؑ

مصنفہ حضرت مسیح موعود

حب عظیم اٹھرا ★ مرض اٹھرا کا مشہور اور مکمل علاج ★ قیمت مکمل کورس -/۱۵ روپے (پندرہ روپے)
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۲۴

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالی مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنا بجٹ سال رواں ۱۰۰٪ وصول کر کے پہلی ششماہی ہی میں مرکز کو ادا کر دیا ہے
جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نام مجالس	ضلع	نام مجالس	ضلع	نام مجالس	ضلع	نام مجالس	ضلع
چک ۳۳ ج	سرگودھا	چک ۲۳۰ امراد	بہاولپور	بستی	کوئٹہ	ناندھی	نواب شاہ
؍؍ ۳۵ ج	؍؍	۴۸ فتح	؍؍	بستی مسلم شیخاں	سرگودھا	گوٹھ امام بخش	؍؍
؍؍ ۳۶ ج	؍؍	بہاولنگر	بہاولنگر	ترسکہ	سیالکوٹ	قمر آباد	؍؍
؍؍ ۷۸ شمالی	؍؍	چک ۹ نور پور	؍؍	گرمولہ ورکاں	گوجرانوالہ	محراب پور	؍؍
؍؍ ۱۸ جنوبی	؍؍	۲۲۳/۹-آر	؍؍	تلونڈی موسیٰ خان	؍؍	گوٹھ رحمت علی	؍؍
شاہ پور صدر	؍؍	۱۶۹/۷-آر	؍؍	جھنگڑ عالم دار	شیخوپورہ	رڑودھن	دادو
۹۸ شمالی	؍؍	۱۸۴/۷-آر	؍؍	آنبہ	؍؍	نصرت آباد	؍؍
۱۹۴ ر ب	لائل پور	۱۶۶/۷-آر	؍؍	آدم پور	؍؍	بلوچ آباد	؍؍
۳۶۷ ج ب	؍؍	۳۲۷/۷-آر	؍؍	کوٹھے والا	ملتان	چنبڑ	حیدر آباد
۸۹ ؍؍	؍؍	۶۵/پی	رحیم یار خان	گوٹھ علی محمد	خیر پور	دریا جہاں	آزاد کشمیر
۲۰۸ ؍؍	؍؍	۳۲/جے بی	؍؍	گوٹھ فتح دین	؍؍		
ناسدیاں	؍؍	۱۲۳/آر بی	؍؍	جال پور	؍؍		
ماموں کانجن	؍؍	۱۳۳/پی	؍؍	صوبہ ڈیرہ	؍؍		
۱۶۱ مراد	بہاولپور			شریف منڈل	جیکب آباد		
۴۰ گ ب	لائلپور	۴۵/پی	رحیم یار خان	گوٹھ غلام محمد	خیر پور		

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا - برادرم محمد یوسف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو گزشتہ دنوں گنے سے پر چوٹ لگ گئی ہے اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور امتحان میں نمایاں کامیابی بخشے آمین
(مبارک احمد ایس ایم)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے بہترین سرمہ
خارش پانی بہنا۔ باہمنی - ناخنہ پھیلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج۔
متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی ہر دو روپیہ
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۱

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے
مرغیوں اور ضعیفوں کیلئے
ارزاں ریٹ پر
کھانیوالے چوزے
حاصل کریں (منیجر)

نصرت رائٹنگ پیڈ جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
مثلاً کھو کھوالٹی
(۱) ساکٹ وسوئچ کمپاؤنڈ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
(۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیئر تھری پن
(۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین (لم) ساکٹ ۵ ایمپیئر ٹو پن پورسلین وغیرہ
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۲

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے
مینیجنگ ایڈیٹر

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں - پاک جیولرز گولبازار ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۴۵	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۱-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ سپیشل	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۲۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۱۲-۳۰ سپیشل	۱-۰۰	۲-۱۰	۲-۳۰	۳-۴۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۷-۱۵	۹-۱۵	بذریعہ ٹیلیفون	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے												محمد علی ظفر	
گوجرانوالہ تا لاہور	۷-۱۵	۹-۳۰	بذریعہ ٹیلیفون	آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔												برائے منیجر	

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

زردجامِ عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترتیب دیا ہوا آزمودہ نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر تحفہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے

خدام متوجہ ہوں

بعض مجالس خدام الاحمدیہ سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ بعض خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کو سلسلہ کے دوسرے چندہ جات کی طرح ضروری نہیں سمجھتے۔ ایسے خدام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قائم کی ہوئی ہے اور تنظیم کے جملہ چندہ جات حضور خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عائد کئے گئے ہیں۔ اگرچہ اصطلاحاً "لازمی" نہیں کہلاتے۔ لیکن ان کی ادائیگی ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ پس خدام کا فرض ہے کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ادا کرکے مجلس کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ممد ثابت ہوں اور احمدیت کے سچے خادم بنیں۔ عمداً بلاعذر کے چندہ جات کی ادائیگی سے انکار کرنے والا انتظام جماعت کی خلاف ورزی کرنے والا متصور ہوگا۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ یہ عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہو وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا پڑا ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی ضرورتوں میں اپنی رقوم بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کے ممد و معاون بن کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا
ماہنامہ الفرقان ربوہ تبلیغی و علمی مجلہ۔ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے۔ مینجر الفرقان۔ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ وسادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہر قسم کا چمڑا کونس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے
شو روم میں تشریف لائیں
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انارکلی۔ لاہور

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)
اطباء، ڈاکٹروں اور امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کا گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲/- روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۲۰۰ روپے

ادویات کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار لاہور

معتدل مقویات (TONICS)
ہماری تیار کردہ مقویات (TONICS) موسم گرما میں یکساں موثر، مفید اور بے ضرر ہیں۔
بے بی ٹانک بچوں کی اکسیر غذا اور ٹانک ... ۳
برین ٹانک دماغ اور حافظہ کو تقویت دیتا ہے ... ۳
جنرل ٹانک دماغی تھکان اور اعصابی کمزوری کیلئے ... ۴
سپیشل ٹانک ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کیلئے ... ۵
سپیشل کورس ... ۱۰
ریجوونیٹنگ کورس ۳۰/- صرف مردوں کے لئے
کیور یو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

لائل پور
میں اپنی طرز کی واحد دکان جہاں سے آپ ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ لحاف، فرنشش دریاں، کھیس، تولئے، جائے نماز، کھڑکی اور چِقیں لے سکتے ہیں۔
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائل پور

قابلِ اعتماد سروس
ریس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

ضروری گذارش
مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (مینجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے مکمل کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم احسان تا ۷ احسان ہش ۱۳۴۷

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی ٹانگ میں شدید درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ علاج کے باوجود ٹانگ کے درد میں تاحال افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالتزام دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷ احسان کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انسانی زندگی کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تاوہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بن کر اس کے افضال و انعامات کا وارث بنے لیکن انسان محض اپنی کوشش سے حقوق اللہ کی کما حقہٗ ادائیگی کے قابل نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں اسے اس کی توفیق عطا نہ کرے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کریں وہاں ساتھ ہی یہ دعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اپنی زندگیوں کا اصل مقصد پورا کرنے اور حق عبادت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۴۔ گزشتہ ہفتہ انگلستان سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حلقہ یارک شائر کی جماعت احمدیہ نے ۲۲۔ ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ ہڈرز فیلڈ میں اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ وہاں کے مقامی احباب کے علاوہ لندن سے بھی ۳۹ احباب کی ایک جماعت نے ہڈرز فیلڈ پہنچ کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی جلسہ میں انگریزی اور اردو کے دو علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے انگریزی زبان کے اجلاس میں امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے اسلامی تعلیم کی فضیلت پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں بہت سے انگریز باشندے اور عیسائی پادری بھی آئے ہوئے تھے تقریر کے اختتام پر انہوں نے متعدد سوالات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ تیسرے پہر اردو اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مکرم کمال الدین صاحب ابینی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اہم دینی اور علمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ شام کو قادیان اور ربوہ کے سلائیڈز دکھائے گئے۔

۵۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۷ احسان کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے۔ بہت سے احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو الوداع کہا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے اور انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مورخہ ۹/۶/۶۸ بروز اتوار صبح آٹھ بجے مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ سے چند منٹ پیشتر ہی مسجد میں پہنچ جاویں۔
مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان نظارت تجارت و صنعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس شوریٰ کی سفارش پر مندرجہ ذیل ۱۹ جماعتوں کے لئے سیکرٹری تجارت و صنعت مقرر کرنے کی منظوری فرمائی تھی۔

سیالکوٹ ۔ ملتان ۔ کراچی ۔ پشاور ۔ لائلپور ۔ راولپنڈی ۔ گوجرانوالہ
گجرات ۔ لاہور ۔ سرگودھا ۔ ساہیوال ۔ اوکاڑہ ۔ کوئٹہ ۔ سکھر
بہاولپور ۔ حیدرآباد ۔ ڈھاکہ ۔ نرائن گنج ۔ چاٹگانگ ۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا جماعتوں کے علاوہ مزید دو جماعتیں یعنی شیخوپورہ اور رحیم یارخان کے لئے بھی سیکرٹری تجارت و صنعت منتخب کرنے کی منظوری فرمادی ہے۔ اس وقت تک پانچ جماعتوں یعنی راولپنڈی، سکھر، ملتان کراچی اور ڈھاکہ کی طرف سے سیکرٹریان تجارت و صنعت کا انتخاب ہو چکا ہے اور ان کی منظوری کی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ باقی ۱۶ جماعتوں کے امراء صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر سیکرٹری تجارت و صنعت کا جلد انتخاب فرما کر ممنون فرمادیں اور اسے دوسرے عہدیداروں کے ساتھ متعلق نہ کیا جائے تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سینیٹر کینیڈی گولی لگنے کے چوبیس ۲۴ گھنٹے بعد انتقال کر گئے

رابرٹ کینیڈی کے سپرد خاک کئے جانے تک امریکی پرچم سرنگوں رہیگا

لاس اینجلز۔ ۷ احسان۔ سینیٹر رابرٹ کینیڈی ۲۴ گھنٹے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق پونے دو بجے بعد دوپہر انتقال کر گئے۔ انہیں ایک نوجوان نے اس وقت گولی مار کر شدید زخمی کر دیا تھا جب وہ صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں اپنی پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے کے ایک انتخابی جلسہ میں فتح یاب ہو کر آ رہے تھے۔ اور ہوٹل میں اپنے مداحوں سے ہاتھ ملا رہے تھے۔ وفات کے بعد سینیٹر کینیڈی کی نعش ان کے بھائی سینیٹر ایڈورڈ کینیڈی۔ اہلیہ ایتھل۔ صدر کینیڈی کی بیوہ جیکولین، تین بڑے بچے بڑی بہن اور خاندان کے دوسرے افراد ان کے پاس تھے۔

صدر جانسن نے ملک بھر میں اتوار کو عام سوگ منانے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک سینیٹر کینیڈی کی تدفین نہیں ہو جاتی قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ ان کی عمر ۴۲ سال تھی وہ ۱۹۶۳ء میں امریکہ کے وزیر قانون مقرر ہوئے اور اپنے بھائی صدر کینیڈی کی موت کے بعد اس عہدہ سے علیحدہ ہو گئے۔ بعد میں انہوں نے سینیٹ کا انتخاب لڑا۔ اور اس میں کامیاب ہو گئے۔

سینیٹر کینیڈی کے قاتل سرہان بشارہ کے گھر سے ایک ڈائری ملی ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ وہ سینیٹر رابرٹ کینیڈی کو ۵ جون سے پہلے قتل کرنا چاہتا تھا جب دن اسرائیل نے اردن اور دوسرے عرب ممالک پر حملہ کیا تھا۔ سرہان نے اپنی اس ڈائری میں یہودیوں سے شدید نفرت کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ سینیٹر کینیڈی اسرائیل کے حامی ہیں اور مجھے ان کے بیان سے سخت تکلیف پہنچی ہے کہ اسرائیل کو مزید طیارے فراہم کئے جائیں۔ سرہان بیت المقدس کا رہنے والا ہے اور مذہباً عیسائی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴